Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 — شمارہ: 18

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

9 صفر 1422 ہجری 3 ہجرت 1380 ہش 3 مئی 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 28 اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت ورحیمیت کی پر معارف تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو شخص خدا تعالیٰ کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے

جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور خدا تعالیٰ کے رسول کو ستاتے اور دُکھ دیتے ہیں وہ آخر پکڑے جاتے ہیں

"یاد رکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونوں جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ﴾ (الرحمٰن:۴۷) اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اسی دنیا میں اور ایک جو آگے ہوگا۔ دیکھو اتنے انبیاء گزرے ہیں کیا کسی نے اس دنیا میں ذلت و خواری دیکھی؟ سب کے سب اس دنیا میں سے کامیاب اور مظفر و منصور ہو کر گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کو تباہ کیا۔ اور ان کو عزت اور جلال کے تخت پر جگہ دی۔ لیکن اگر وہ اس دنیا کے پیچھے پڑتے تو زیادہ سے زیادہ دس بارہ روپیہ ماہوار کی نوکری انہیں ملتی کیونکہ وہ صاف گو اور سادہ طبیعت تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑا تو ایک دنیا اُن کے تابع کی گئی۔

غور کر کے دیکھو کہ اگر ان لوگوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑ دیا تھا تو نقصان کیا اٹھایا؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہی دیکھو کہ جب وہ شام کے ملک سے واپس آرہے تھے تو راستہ میں ایک شخص ملا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں البتہ تمہارے دوست محمد (ﷺ) نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ اس پر ابو بکر صدیقؓ نے جواب دیا کہ اگر اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ سچا ہے۔ وہ جھوٹا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ سیدھے حضرت نبی کریم ﷺ کے مکان پر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ آپ گواہ رہیں کہ سب سے پہلے آپؐ پر ایمان لانے والا میں ہوں۔ دیکھو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کوئی معجزہ نہیں مانگا تھا۔ صرف پہلے تعارف کی برکت سے وہ ایمان لے آئے تھے۔ یاد رکھو! معجزات وہ طلب کرتے ہیں جن کو تعارف نہیں ہوتا۔ جو لنگوٹیا یار ہوتا ہے اس کے لئے تو سابقہ حالات ہی معجزہ ہوتے ہیں ...... انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بد ظنی کرنے سے بچے کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (حٰم سجدہ: ۲۴) اس لئے سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بد ظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخر کار ہلاکت ہوا کرتا ہے۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے تو جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

یاد رکھو جب ایک مامور من اللہ آتا ہے تو اس سے منہ پھیرنا اصل میں خدا سے منہ پھیرنا ہے۔ دیکھو گورنمنٹ کا ادنیٰ چپڑاسی ہوتا ہے، پانچ روپیہ ماہوار اس کی تنخواہ ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کے حکم سے سرکاری پروانہ لے کر زمینداروں کے پاس جاتا ہے۔ اگر زمیندار یہ خیال کر کے کہ یہ ایک پانچ روپیہ کا ملازم ہے اس کو تنگ کریں اور بجائے اس کے حکم کی تعمیل کرنے کے الٹا اس کو ماریں پیٹیں اور بد سلوکی سے پیش آویں تو اب بتلاؤ کہ کیا گورنمنٹ ایسے شخصوں کو سزا نہ دے گی؟ دے گی اور ضرور دے گی کیونکہ گورنمنٹ کے چپڑاسی کو بے عزت اور ذلیل کرنا اصل میں گورنمنٹ کو ہی بے عزت اور ذلیل کرنا ہے۔ اسی طرح جو شخص خدا تعالیٰ کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور بجائے اس کے کہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں اُلٹے خدا تعالیٰ کے رسول کو ستاتے اور دکھ دیتے ہیں وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔ دیکھو دن نہایت نازک آتے جاتے ہیں۔ اس لئے تم لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرو اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ دن رات اس سے دعائیں مانگتے رہو۔ خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے"۔ (ملفوظات جلد ۱۰، صفحہ ۷۸ تا ۸۰)

"میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہئے کہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مؤاخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مؤاخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ و جدل ہو جاتی ہے اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عملی اور راست بازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔

دیکھو حضرت موسیٰ نبی علیہ السلام جو سب سے زیادہ اپنے زمانہ میں حلیم اور متقی تھے تقویٰ کی برکت سے فرعون پر کیسے فتح یاب ہوئے۔ فرعون چاہتا تھا کہ ان کو ہلاک کرے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے آگے خدا تعالیٰ نے فرعون کو مع اس کے تمام لشکر کے ہلاک کیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بد بخت یہودیوں نے یہ چاہا کہ ان کو ہلاک کریں اور نہ صرف ہلاک بلکہ ان کی پاک روح پر صلیبی موت سے لعنت کا داغ لگاویں ...... لیکن خدائے قادر و قیوم نے بد نیت یہودیوں کو اس ارادہ سے ناکام اور نامراد رکھا اور اپنے پاک نبی علیہ السلام کو نہ صرف صلیبی موت سے بچایا بلکہ اس کو ایک سو بیس برس تک زندہ رکھ کر تمام دشمن یہودیوں کو اس کے سامنے ہلاک کیا۔ ہاں خدا تعالیٰ کی اُس قدیم سنت کے موافق کہ کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گزرا جس نے قوم کی ایذاء کی وجہ سے ہجرت نہ کی ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی تین برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پاکر ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان اور کشمیر

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

''اسلامی دہشت گردی'' ۔ اصل حقیقت کیا ہے؟

(۱۴)
(آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان نصائح کا تذکرہ کیا تھا جو حضور اقدس نے مسلم ممالک کے سیاستدانوں کو فرمائی تھیں۔ اور ہم نے وعدہ کیا تھا کہ آج کی گفتگو میں ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ حکیمانہ نصائح بیان کریں گے جو آپ نے تیسری دنیا کے ممالک کو کی تھیں۔ آپ نے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے عراق پر حملہ کے دنوں میں فرمایا تھا۔

''مشرقی دنیا کے اور افریقہ کے اور دیگر ساؤتھ امریکہ کے ممالک سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اب جو کچھ آپ دیکھ چکے ہیں اس کے نتیجے میں خدا کیلئے ہوش کریں اور اپنی تقدیر بدلنے کا خود فیصلہ کریں۔ بہت لمبا زمانہ ذلتوں اور رسوائیوں کا ہو گیا ہے۔ خدا کیلئے اس بھیانک خواب سے باہر آئیں جو آپ کے دشمنوں اور بڑی طاقتوں کیلئے تو نظام نو کا ایک عجیب تصور ہے مگر تیسری دنیا کے غریب ممالک کیلئے اس سے زیادہ بھیانک خواب ہو نہیں سکتی۔ پس اگر آپ نے نظام نو بنانا ہے اگر جہان نو تعمیر کرنا ہے تو اپنی خوابیں خود بنانی شروع کریں اور خود ان کی تعبیریں کریں اور خود ان تعبیروں کو عمل کی دنیا میں ڈھالنے کے سلیقے سیکھیں۔ کوئی قوم دنیا میں اقتصادی ترقی کے بغیر آزاد نہیں ہو سکتی۔ اور اقتصادی ترقی کا پہلا قدم خودی کی حفاظت میں ہے اور عزت نفس کی حفاظت میں ہے اور یہ ہرگز ممکن نہیں جب تک تیسری دنیا کے ممالک میں سادہ زندگی کی تلقین نہ کی جائے اور سادہ زندگی کی رو نہ چلائی جائے۔ مشکل یہ ہے کہ وہاں اونچے اور نیچے طبقے کے درمیان تفریق بڑھتی چلی جارہی ہے جبکہ جن ملکوں کو آپ سرمایہ دار ممالک کہتے ہیں ان میں وہ تفریق کم ہوتی جارہی ہے اور طرز زندگی ایک دوسرے کے قریب آرہا ہے لیکن آپ ایشیا کے غریب ممالک دیکھئے یا افریقہ کے غریب ممالک دیکھئے یا ساؤتھ امریکہ کے غریب ممالک دیکھئے وہاں دن بدن نیچے کے طبقے اور اوپر کے طبقے کے بود و باش کی طرز میں فاصلے بڑھتے جارہے ہیں اور خلیج زیادہ سے زیادہ بڑی ہو کر حائل ہوتی چلی جارہی ہے۔ پس ضروری ہے کہ یہ طبقاتی تقسیم سب سے پہلے نصیحت اور تلقین کے ذریعے دور کی جائے اور پھر قوانین کے ذریعے ان فاصلوں کو کم کرنے کی کوشش کی جائے اور یہ تحریک اگر اوپر سے شروع ہوگی تو کامیاب ہوگی ورنہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ارباب حل و عقد یعنی جن کے ہاتھ میں اقتدار کی باگیں ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اوپر سے سادہ زندگی اختیار کر کے عوام کو دکھائیں۔

پس اقتصادی استحکام اور ترقی کے سلسلے میں یہ دوسرا اہم اصول پیش نظر رہنا چاہئے کہ غریب ملکوں میں ایک پالیسی نہیں چلائی جا سکتی کہ معیار زندگی کو بڑھایا جائے بلکہ دو پالیسیاں چلانی پڑیں گی۔ غرباء کے معیار زندگی کو بڑھایا جائے اور زیادہ سے زیادہ دولت کا رخ اس طرف موڑا جائے اور امراء کے معیار زندگی کو کم کیا جائے۔ یاد رکھیں یہ نکتہ ایک بہت ہی گہرا نکتہ ہے کہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم سے ہرگز اتنے نقصان نہیں پہنچتے جتنے دولت کے غیر منصفانہ خرچ سے پہنچتے ہیں وہ امیر لوگ جو اپنے روپے کو فیکٹریاں بنانے اور اقتصادی ترقی کیلئے ہمیشہ جوتے رکھتے ہیں اور خود سادہ زندگی اختیار کرتے ہیں ان کے خلاف نفرت کی تحریکیں نہیں چل سکتیں کیونکہ وہ عملاً ملک کی خدمت کر رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو تھوڑا کما کر بھی زیادہ خرچ کرنے کے عادی ہو جائیں ان کا سارا اخلاقی نظام ہی تباہ ہو جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دلوں میں وہ آگ بھڑکانے کا موجب بنتے ہیں۔ پس کارخانہ دار تو کم ہیں اور بڑے امیر تاجر بھی کم ہیں لیکن بھاری اکثریت ایسے تنعم پسند لوگوں کی ان افسروں پر مشتمل ہوتی ہے جو رشوت لیتے ہیں اور رشوت کو عام کرتے ہیں اور ان سیاستدانوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی سیاست بھی اس طرح کھائی جاتی ہے جس طرح کسی چیز کو کیڑا کھا جاتا ہے ان کی سیاست بھی پیسہ کمانے کیلئے استعمال ہونے لگتی ہے۔ ان کی سیاست بھی دھڑے بندیوں کیلئے استعمال ہونے لگتی ہے۔ ان کی سیاست بھی غریبوں پر رعب جمانے کیلئے اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کیلئے استعمال ہونے لگتی ہے گویا کہ سیاست کا رخ تمام تر ان امور کی طرف پھر جاتا ہے جن کیلئے سیاست بنائی نہیں گئی تھی۔ نتیجۃً ملک کے اہم امور سے وہ غافل ہو جاتے ہیں۔ ان کیلئے سوچ کا وقت ہی نہیں رہتا۔ ان کی سوچوں کی راہیں تمام تر مسلسل ایک ہی طرف بہتی رہتی ہیں کہ کس طرح اپنا نفوذ قائم کریں۔ کس طرح اپنے دشمنوں سے بدلے لیں۔ کس طرح زیادہ سے زیادہ دولت اکٹھی کریں۔ یہ سیاست کی زندگی چند دن کی تو ہے۔ کل پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے۔ پھر جو کچھ کمانا ہے آج کما لو۔ خواہ عزتیں بیچ دو، خواہ ووٹ بیچو، خواہ ووٹ خریدو، ہر چیز جب سیاست میں جائز قرار دے دی جائے تو جو سیاستدان پیدا ہوں گے وہ قوم کے مفاد کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں۔ اور اس سارے رجحان میں سب سے زیادہ ظالمانہ کردار مصنوعی معیار زندگی عطا کرتا ہے۔ جن قوموں میں اپنی اقتصادی توفیق سے بڑھ کر عیاشی کے رجحان پیدا ہو جائیں وہ قومیں بھکاری بھی بن جاتی ہیں ان کی سیاست بھی داغدار ہو جاتی ہے ان کی اقتصادیات بھی پارہ پارہ ہو جاتی ہے ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا، پس یہ

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

منظوم کلام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

گھٹا کرم کی ، ہجومِ بَلا سے اُٹھی ہے
کرامت اِک دِلِ دَرد آشنا سے اُٹھی ہے

جو آہ ، سجدۂ صبر و رضا سے اُٹھی ہے
زمین بوس تھی ، اُس کی عطا سے اُٹھی ہے

رَسائی دیکھو! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
دُعا ۔ جو قلب کے تحتُ الثّریٰ سے اُٹھی ہے

یہ کائنات، ازَل سے نہ جانے کِتنی بار
خَلا میں ڈُوب چکی ہے خَلا سے اُٹھی ہے

سَدا کی رَسم ہے ، اِبلیسیّت کی بانگِ زَبُوں
انا کی گود میں پَل کر اِباء سے اُٹھی ہے

حَیا سے عاری ، سِیَہ بخت ، نیش زن ، مَردُود
یہ واہ واہ کسی کربَلا سے اُٹھی ہے

خموشیوں میں کھَنَکنے لگی کَسَک دِل کی
اِک ایسی ہُوک دلِ بے نوا سے اُٹھی ہے

مَسیح بن کے ، وہی آسماں سے اُتری ہے
جو اِلتجا ، دلِ ناکتخُدا سے اُٹھی ہے

وہ آنکھ اُٹھی تو مُردے جگا گئی لاکھوں
قیامَت ہوگی ، کہ جو اِس اَدا سے اُٹھی ہے

امَر ہوئی ہے وہ تُجھ سے محمّدِ عَرَبی
نِدائے عشق ، جو قولِ بَلیٰ سے اُٹھی ہے

ہزار خاک سے آدم اُٹھے ، مگر بخُدا
شَبِیہ وہ! جو تری خاکِ پا سے اُٹھی ہے

بنا ہے مَہْبطِ انوار قادیاں ۔ دیکھو
وُہی صدا ہے ، سُنو! جو سَدا سے اُٹھی ہے

کنارے گونج اُٹھے ہیں زمیں کے ، جاگ اُٹھو
کہ اِک کروڑ صدا ، اِک صدا سے اُٹھی ہے

جو دِل میں بیٹھ چکی تھی ، ہوائے عَیش و طرَب
بڑے جتَن سے ، ہزار اِلتجا سے اُٹھی ہے

حیَاتِ نَو کی تمنّا ۔ ہوئی تو ہے بیدار
مگر یہ نیند کی ماتی ، دُعا سے اُٹھی ہے

☆...... احمدی بچے عہد کریں کہ وہ تعلیم میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے
☆...... ساری دنیا مقابلہ کرے تو پھر بھی خدا تعالیٰ ہماری ہی دعاؤں کو سنے گا

(حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ)

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے اطاعت، صدیقیت اور جانثاری کے نمونے سیکھیں

خدا کرے کہ جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے بلندمقام کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۹/مارچ ۲۰۰۱ء/۹/امان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز سے قبل فرمایا:

جمعۃ المبارک ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا دن ہے اور اسی دن کی نسبت سے آج جمعہ میں مَیں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ذکر خیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اور خود آپؓ کے اپنے الفاظ میں جو آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے فرمائے یہ میں ان دونوں حوالوں سے آج کا خطبہ آپ کی نذر کرتا ہوں۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم ـ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ. وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً﴾ (سورہ الاحزاب آیت ۲۴)

مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی مَنّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

سب سے پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مقام کے بارہ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ نشان آسمانی صفحہ ۴۶ پر درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامّت نُورِ دیں بُودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نُورِ یقین بُودے

(نشانِ آسمانی۔ صفحہ ۴۶)

کیا ہی اچھا ہو اگر اُمّت میں سے ہر ایک نور الدین بن جائے اور ضرور ایسا ہی ہو اگر ہر ایک دل اسی طرح جس طرح نور الدین کا دل یقین سے پُر تھا، یقین سے پُر ہو جاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اب وقت ہے کہ تمہارے ایمان مضبوط ہوں اور کوئی زلزلہ اور آندھی تمہیں ہلا نہ سکے۔ بعض تم میں سے ایسے بھی صادق ہیں جنہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہیں سمجھی گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو سینکڑوں نشان دکھا دیئے۔ لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ تھے۔ چنانچہ مولوی نور الدین صاحب کسی نشان کے طالب نہ ہوئے۔ انہوں نے سنتے ہی آمنّا کہہ دیا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کر لیا“۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد میں سے تھے تو آپ کی دو نسبتیں ہیں ایک نسبتِ فاروقی بھی ہے جس کا آپ خود بھی بڑے محبت اور پیار سے ذکر کرتے ہیں اور ایک نسبت صدیقی ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور کا صدیق بنایا تھا۔

”لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر شام کی طرف گئے ہوئے تھے، واپس آئے تو راستہ میں آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کی خبر پہنچی۔ وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا“۔ حضرت اقدس نے اس قدر تقریر فرمائی تھی کہ مولانا نور الدین صاحب حکیم الامت ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اُٹھے“۔ یہ جو واقعہ ذکر کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پورا واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر سے واپس آئے تو ان کی لونڈی نے ازراہ ترحّم ان کو مخاطب کر کے کہا کہ اوہو! اس کے دوست کو کیا ہو گیا ہے۔ نعوذباللہ من ذالك آنحضرت ﷺ کے ذکر میں یہ کہا کہ اس بے چارے کو کیا ہو گیا ہے یعنی اس کے دماغ پہ اثر ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے میرے دوست کو۔ اس نے بتایا کہ اس نے تو نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق سیدھا حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ابو بکر میری بات تو سن لو میں تمہیں دلیل دے کے سمجھا دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اصرار کیا ہرگز نہیں، میں کوئی دلیل سننے کے لئے تیار نہیں۔ آخر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں ابو بکر یہ سچ ہے۔ اسی وقت آپ نے اپنا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آگے بڑھا دیا اور کہا اگر آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے تو آپ سچے ہیں۔ یہ منہ ایسا نہیں جو کبھی جھوٹ بولے۔ پس یہ وہ واقعہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے۔

ابھی ”حضرت اقدس نے اسی قدر تقریر فرمائی تھی کہ مولوی نور الدین صاحب ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اٹھے اور کہا کہ میں اس وقت حاضر ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے حضور رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا کہہ کر اقرار کیا تھا۔ اب میں اس وقت صادق امام مسیح موعود اور مہدی معہود کے حضور وہی اقرار کرتا ہوں کہ مجھے کبھی ذرا بھی شک اور وہم حضور کے متعلق نہیں گزرا اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ہم جانتے ہیں کہ بہت سے اسباب ایسے ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اور میں نے ہمیشہ اس کو آداب نبوت کے خلاف سمجھا ہے کہ کبھی کوئی سوال اس قسم کا کروں۔ میں آپ کے حضور اقرار کرتا ہوں کہ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِكَ مَسِيْحًا وَّمَهْدِيًّا (الحکم جلدنمبر ۶ نمبر ۴۲۔ صفحہ ۱۔۲۔ ۲۴/نومبر ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے متعلق فرماتے ہیں:-

”میرے مُحِبِّین“ یعنی باقی محبّوں کا بھی جو آپ سے محبت کرتے تھے ذکر کر کے فرماتے ہیں:

”میرے محبین سب کے سب متّقی ہیں لیکن ان میں سے بصیرت میں زیادہ قوی، علم میں حصہ کثیر رکھنے والا، رِفق اور حِلم میں اَفضل، ایمان اور اطاعت میں اَکمل۔ محبت، معرفت، خشیت، یقین اور ثبات (قدم) میں زیادہ مضبوط ایک مردِ مبارک، کریم، متّقی، عالم، صالح، اور فقیہ و محدّث، جلیل القدر، حکیمِ حاذق، عظیم الشان، حاجِ الحَرَمَین، حافظِ قرآن، قوم کے لحاظ سے قریشی اور نسب کے لحاظ سے فاروقی جس کا اِسمِ گرامی مولوی حکیم نور الدین بھیروی ہے۔ اللہ دنیا اور دین میں اسے اس کا ثواب عطاء فرمائے۔ وہ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے صدق و صفا، محبت و اخلاص اور وفا سے میری

بیعت کی۔ وہ ایسا شخص ہے جو انقطاع، ایثار اور خدماتِ دین میں حیران کن مقام رکھتا ہے۔ اس نے اعلائے کلمہ اسلام کیلئے کئی طریق سے مال کثیر خرچ کیا ہے۔ مَیں نے اسے ایسے مخلصین میں سے پایا ہے جو اللہ سبحانہ کی رضا کو تمام رضاؤں پر اور بیویوں، بیٹیوں اور بیٹوں پر ترجیح دیتا ہے۔ مَیں نے اسے ایسے لوگوں میں سے پایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اپنے اموال اور اپنے نفوس کو خرچ کر کے اس کی رضا اور رضوان کے لئے کوشاں ہیں اور ہر حال میں شکر گزاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہ شخص رقیق القلب، پاکیزہ طبع، حلیم و کریم، نیکیوں کا جامع، جسم اور اس کی لذات سے بکثرت منقطع ہونے والا، نیکیوں اور حسنات کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ وہ پسند کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دین کی سربلندی کے لئے وہ اپنا خون پانی کی طرح بہائے اور اس کی تمنا ہے کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی راہ کی تائید میں اس کی جان قربان ہو۔ اور تَمَرُّدْ اختیار کرنے والوں کے فتنہ کو جڑ سے اکھاڑنے میں وہ ہر نیکی کے کرنے اور ہر سمندر میں غوطہ زن ہونے کے لئے تیار ہے۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا صادق صِدّیق عطا کیا ہے جو فاضل، جلیل القدر (بہادری میں) شیر، باریک بین، گہری فکر والا اور خدا کی راہ کا مجاہد اور خدا کی خاطر کمال اخلاص سے ایسا محبت کرنے والا ہے کہ جس سے کوئی محبت کرنے والا سبقت نہیں لے جاسکا۔"

(حمامۃالبشریٰ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۷۔ صفحات ۱۸۰۔۱۸۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"میرے مخلص دوست للّٰہی رفیق اخویم حضرت مولوی حکیم نوردین صاحب فانی فی ابتغاء مرضاتِ ربانی ملازم و معالج ریاست جموں نے ایک عنایت نامہ ۷ جنوری ۱۸۹۲ء اس عاجز کی طرف بھیجا ہے۔........ حضرت مولوی صاحب کے محبت نامہ موصوفہ کے چند فقرے لکھتا ہوں۔ غور سے پڑھنا چاہئے تا معلوم ہو کہ کہاں تک رحمانی فضل سے ان کو انشراحِ صدر و صدقِ قدم و یقینِ کامل عطا کیا گیا ہے۔ وہ فقرات یہ ہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ پیار سے 'مرزا جی' کہا کرتے تھے۔ عام کوئی شخص کہے تو بے ادبی کا فقرہ بنتا ہے لیکن حد سے بڑھے ہوئے پیار کے نتیجہ میں آپ ہمیشہ 'مرزا جی' کہہ کے مخاطب کیا کرتے تھے۔ "عالی جناب مرزا جی! مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو۔ اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے تیار ہوں۔ اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی ضرور ہے تو یہ نابکار (مگر محبّ انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے۔ تَمَّ کَلاَمُہ جزاہُ اللّٰہُ۔

"حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب اور ایثار مال و عزت اور جانفشانی میں فانی ہیں وہ خود نہیں بولتے بلکہ ان کی روح بول رہی ہے۔ در حقیقت ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہم اس کو واپس دینے کیلئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جان اس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے کہ تُؤَدُّوْا الْأَمَانَاتِ اِلیٰ اَھْلِھَا" کہ جس امانت کا کوئی اہل ہو اس کو اسی طرح سپرد کردو۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۳۸۔۳۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلقِ اخوّت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کیلئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نورِ دین ہے۔ مَیں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں"۔

اب اس سے بڑا خراجِ تحسین حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو دیا ہی نہیں جاسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان ہو چکا تھا ایک ذرہ بھی آپ نے اپنے لئے نہیں چھوڑا سب کچھ اسی کے لئے ہو گئے وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے متعلق کہتے ہیں: "مَیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب و مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کیلئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے، نہ صرف حُسنِ ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے"۔ چنانچہ بالآخر یہی ہوا۔

"ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بغرض نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالجِ ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں:۔

"مولانا مرشدنا امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دیدوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتابت سے مضطرب ہوں"۔ یعنی بعض لوگوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت یہ اظہار کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنی جلدیں شائع کرنی تھیں اتنی نہیں کیں اور جو کچھ روپیہ وصول کیا وہ اس سے زیادہ تھا جو طباعت پر خرچ ہوا تو اس قسم کے بدظنوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔......... اگر منظور ہو تو یہ سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے پھر جو کچھ قیمت وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"۔

"مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے"۔ بعض لوگوں کو پوری زبان نہیں آتی، قال سے مراد یہ ہے کہ جو کہتے تھے۔ اس کو قال کہتے ہیں۔ اور حال سے مراد یہ ہے جو کرتے تھے۔ تو جیسا کہ ان کے قول سے یہ سب کچھ ثابت ہے ویسا ہی ان کے عمل سے بھی یہ سب کچھ ثابت ہے۔ "وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۔۳۷)

اسی جگہ حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت مولوی صاحب علومِ فقہ اور حدیث اور تفسیر میں اعلیٰ درجہ کے معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی قدیم اور جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے۔ فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے اور جیسے اور

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں۔ بہت ہی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔ حال ہی میں کتاب "تصدیق براہین احمدیہ" بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ میں جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے"۔

رسالہ نشان آسمانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند مخلص دوستوں کے خطوط کے ذکر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "خلاصہ خط اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ معالج ریاست جموں۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔مع التسلیم امّا بعد ۔ ایک خاکسار بلکہ بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزمان عرض پرداز ہے اس خادم بااخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے بتمام آپ ہی کا ہے زن و فرزند و روپیہ آبرو و جان"۔ یعنی ایک انسان کو اپنے بیوی بچے اور آبرو و جان پیاری ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ عرض کیا کہ یہ سب کچھ آپ ہی کا ہے۔

"حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی۔ مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ 'فتح اسلام' میں لکھ آیا ہوں لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقع دیا ہے۔ ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔ میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ قرار در کفِ آزادگاں نہ گیرد مال، لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا"۔

اب آپ لوگ حیران ہوں گے بارہ سو روپیہ۔ مگر بارہ سو روپیہ اُس زمانہ میں آج کل کے کروڑ سے بھی بڑھ کر ہے۔ آہستہ آہستہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے اور توفیق بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ کسی زمانہ میں چند پیسے خدمت دین میں خرچ کئے جاتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے بھی نام لکھتے تھے اور اب ایک ایک کروڑ دینے والے بھی موجود ہیں تو ان کے لئے کوئی فخر کی نہیں ہاں انکسار کی ضرورت ہے اور شکر کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پاکیزہ لوگوں کی نسل میں ان کو بھی پاکیزگی عطا فرمائی اور جس طرح وہ مال کی محبت سے خالی ہوئے تھے یہ آج کل کے لوگ بھی مال کی محبت سے خالی ہوئے۔ مگر جو چند آنے کی اس وقت قیمت تھی وہ آج لاکھوں کی بھی قیمت نہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا جس پیار سے بارہ سو روپیہ کا ذکر کیا گیا ہے آج اگر کوئی بارہ کروڑ بھی دے تو اس کی برابری کو نہیں پہنچتا۔

اور آگے پھر دیکھئے "اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے" اب دیکھیں کتنے ہیں جو لاکھوں روپے ماہانہ دیتے ہیں تو "بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے۔ مَیں یقیناً دیکھتا ہوں کہ جب تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محبّ کو (یعنی محبت کرنے والے کو) اپنے محبوب سے ہوتی ہے تب تک ایسا انشراح صدر کسی میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے قوی ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور طاقت بالا نے خارق عادت اثر ان پر کیا ہے" یعنی روزمرہ کی باتوں سے ہٹ کر اگر کوئی غیر معمولی اثر ہو تو اس کو خارق عادت کہتے ہیں۔ "انہوں نے ایسے وقت میں بلاتردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتروں نے باوجود بیعت کے عہدِ بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سست اور متذبذب ہو گئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ .... مولوی صاحب نے وہ صدقِ قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمتِ ایمان پر ایک محکم دلیل ہے۔ دل میں از بس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں جزاھم اللّٰہُ خیرالجزاءِ وَاَحْسَنَ اِلَيْهِمْ فِى الدُّنْيَاوَالْعُقْبٰى"۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۲۰۔۵۲۲)

ایک اور چھوٹی سی تحریر ہے الحکم جلد نمبر ۶ بتاریخ ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ "حضرت مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت کل ناساز تھی"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ بیمار ہو گئے تھے۔ فرمایا: "مَیں نے دعا کی کہ بدوں دوا کے شفا دے" کہ اللہ تعالیٰ! ان کو کسی دوا کی ضرورت نہ پڑے "تو پھر اذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہو گئی" پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ ہم نے شفا دی اور بعینہ اسی کے مطابق بغیر کسی دوا کے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شفا ہو گئی۔

اسی طرح یہ عبارت بھی ہے۔ "حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ آپ کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صحت کیلئے کثرت سے دعا شروع کی تو ۶ر جنوری ۱۹۰۵ء کو آپ نے تشریف لا کر فرمایا: "مَیں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا: اِنْ كُنْتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ. کہ اگر تمہیں شک ہے اس پر جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو اس جیسی شفا تو لا کر دکھاؤ جس طرح حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے ہوئی۔

آگے ترجمہ خود لکھتے ہیں "یعنی جو کچھ ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو تو اس شفا کی مثل کوئی شفا پیش کرو"۔

پھر مولانا عبدالکریم صاحبؓ کی ایک تحریر ہے: "حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب...... نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا...... ابھی پورے طور پر وہ مکان تیار نہ ہوا تھا...... جاڑے کا موسم تھا۔ مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے"۔ یہ چلتی ہوئی ملاقات بھی ایک اچھا محاورہ ہے کہ چلتے چلتے ملاقات کی غرض سے آئے تھے کہ سلام کر لوں۔ "مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے۔ (۲ر اپریل ۱۸۹۳ء کی) رات کو حضرت امام علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہئے۔ چنانچہ صبح مولوی صاحب کو سنایا کہ ہجرت کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان میں نہ لایا"۔ چگونگی کہ تو کیا کہتا ہے۔ یہ سوال نہیں اٹھایا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے۔ "یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان میں نہ لایا۔ مکان خراب ہو گیا مگر یہ مردِ خدا نہیں گیا۔

(خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۲۔۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

حاشیہ میں درج ہے۔ اس وحی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سوانح حیات میں جو اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی کو لکھوائی یوں فرمایا:

مولوی عبدالکریم صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے لَاتَصْبُوْنَ اِلَى الْوَطَنِ فِيْهِ تُهَانُ وَ تُمْتَحَنُ۔ (مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین) تو وطن کی طرف ہرگز رخ نہ کرنا۔ اس میں تیری اہانت ہو گی اور تجھے تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

یہ جو واقعہ ہے اس کے متعلق میں یہ وضاحت کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول بلاتردّد قادیان میں ٹھہر گئے۔ جو جوڑا پہنا ہوا تھا، جو کپڑے ایک دو ساتھ تھے اسی کے ساتھ ہی آپ نے وہاں قیام کیا اور پھر کبھی مڑ کے بھیرہ کی طرف دیکھا تک نہیں۔ اور بھیرہ کی جو ساری جائیداد تھی جو بہت قیمتی جائیداد تھی اسے ہمیشہ کے لئے بالکل بھلا دیا۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا جو اطاعت کا مقام ہے وہ بالکل غیر معمولی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو لوگ اس طرح دیکھتے تھے۔ بعض

ارشاد نبویؐ
اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹک لین کلکتہ 700001
دکان - 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش- 237-0471, 237-8468

پٹھان جو دور سے آتے تھے کہ جوتیوں میں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کبھی کوشش کر کے آگے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں خود نہیں بیٹھتے تھے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یاد نہیں فرمالیا کرتے تھے۔ تو ایک پٹھان اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تصور باندھے ہوئے کہ ایک بوڑھا جوتیوں میں بیٹھے رہنے والا ہے جب (حضرت مسیح موعودؑ کے) وصال کے بعد قادیان آیا اور دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیعت ہو رہی ہے تو اس نے فوراً یہ فقرہ بے تکلفی سے کہا کہ اوہو یہ تو جوتیوں سے خلافت لے گیا۔ حقیقت یہی ہے کہ خلافت جوتیوں ہی سے ملا کرتی ہے۔ اگر انسان جان نثار ہو اور قربانی کا جذبہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارچ ۱۸۹۳ء کو رؤیا میں دیکھا کہ "نور الدین کو دو گلاس دودھ کے پلائے۔ ایک ہم نے خود دیا اور دوسرا اس نے مانگ کر لیا اور کہا کہ سرد ہے۔ پھر دودھ کی ندی بن گئی اور ہم اس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جاتے ہیں"۔

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"چند روز ہوئے مَیں نے اس قرضہ کے تردّد میں خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اوپر چڑھنا چاہتا ہوں مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندۂ خدا آیا۔ اس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور مَیں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر کو چڑھ گیا اور مَیں نے چڑھتے ہوئے کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔ آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا"۔ یہ اسی دن صبح حضرت خلیفۃ المسیح اول کا خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچا۔ "آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے رفع تردّد ہوا آپ ہی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دعا کی ایسا ہی بہ رقّتِ قلب خط کے پڑھنے سے آپ کے لئے منہ سے دلی دعا نکل گئی۔ مُسْتَجَابٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ"۔ اور میں اللہ کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا مقبول ہو گئی۔

(مکتوب مئی ۱۸۸۷ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ۔ مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۲۷)

پس حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے اطاعت، صدیقیت اور جان نثاری کے سبق سیکھیں اور خدا کرے جماعت میں بکثرت آپ کے نمونے کے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو چندہ بھی اسی طرح دیں، اسی عشق سے، اسی فنا کے جذبہ کے ساتھ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور یہ صدیقیت ہمیشہ جماعت میں جاری و ساری رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ہارٹفورڈشائر ریجن (برطانیہ) کا پہلا یوم پیشوایان مذاہب

(رپورٹ: بشیر الدین سامی)

مورخہ ۱۸؍مارچ شام ساڑھے تین بجے جماعت احمدیہ ہارٹ فورڈ شائر (انگلستان) نے یوم پیشوایان مذاہب کی ایک تقریب John Henry Newman School میں منعقد کی۔ جس کے لئے موضوع علم کی اہمیت اور ضرورت رکھا گیا تھا۔

کارروائی کا آغاز مکرم عبد السمیع صاحب ریجنل پریذیڈنٹ کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ کیمبرج نے کی اور مکرم داؤد احمد خان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم محمد ارشد احمدی صاحب، صدر جماعت احمدیہ Stevenage نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس مصروف ترین دور میں کسی سنجیدہ موضوع پر غور کرنے کے لئے وقت نکالنا بہت بڑی چیز ہے۔ اس شہر میں ہماری یہ پہلی کوشش ہے کہ ہم نے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا ہے کہ وہ علم کی اہمیت اور ضرورت پر اپنے اپنے مذہب کی روشنی میں اظہار خیال کریں۔ مکرم ارشد احمدی صاحب نے مختصر الفاظ میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام اندھا دھند ایمان کا نام نہیں۔ اسے علم کی روشنی میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت بانی اسلام ﷺ نے اسلام کی تعلیم کو بہت محبت اور پیار کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی وسیع تر خدمات کا ذکر کیا جن میں خدمت قرآن کریم، مساجد کی تعمیر، افریقہ میں طبی امداد اور تعلیم کی سہولتیں اور احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن شامل ہیں۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد

1.Mr.Yogesh Mistry (Hinduism)

2. Mrs. Barbra Follett, (M.P.Stevenage)

3.Rev. Michael Leverton (Christianoity)

4.Mr.Tony Wider (Judaism)

نے اپنے مذہب کی روشنی میں علم کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس دوران محترمہ وجیہہ باجوہ احمدی صاحبہ نے مستورات کی گیلری سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس تقریب کا آخری خطاب مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن و مبلغ انچارج یو۔کے کا تھا۔ انہوں نے اسلامی نقطہ نگاہ سے علم کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام علم کی اہمیت پر بہت زور دیتا ہے۔ اور تمام ظاہری و باطنی علوم کا منبع قرآن کریم اور پھر اس کے بعد احادیث نبوی کو قرار دیتا ہے۔ مکرم امام صاحب نے ایک تجزیہ کی روشنی میں بتایا کہ قرآن کریم جو علوم کا خزانہ ہے اس کے ۸۶۵ مقامات پر علم کی فضیلت، اہمیت، ضرورت اور دیگر متعلقہ امور کا مضمون بیان ہوا ہے۔ اور احادیث نبوی انہی قرآنی علوم کی ایسی تفسیر ہیں جسے آپؐ نے اپنی سنت یعنی عمل سے بھی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مکرم امام صاحب نے اس تسلسل میں متعدد احادیث نبویؐ پیش کیں جن میں علم کی اہمیت اور حکمت کا بیان تھا۔

مکرم امام صاحب کے خطاب کے بعد نصف گھنٹہ تک سوال و جواب ہوئے۔

پروگرام کا یہ حصہ بہت دلچسپ رہا اور حاضرین نے بڑی گرمجوشی سے اس میں حصہ لیا اور مختلف مذاہب کے تقابلی نقطہ نظر میں بڑی دلچسپی لی۔ یہ پہلو بہت نمایاں رہا کہ مختلف موضوعات پر جب اسلامی نقطہ نظر سے جواب پیش کیا گیا تو دیگر مذاہب کے مقررین نے بالعموم اس سے اتفاق کیا اور کہا کہ ہم اس اسلامی جواب سے پوری طرح متفق ہیں۔ دیگر مذاہب کے مقررین کا یہ اظہار اسلام کی فضیلت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ بہت سے سامعین نے اس بات کا بعد ازاں اظہار بھی کیا۔

آخر میں کونسلر Patrick Davi Kissane میئر آف سٹیونج نے مختصر خطاب کیا اور اس خطاب کے بعد ایک ریٹائرڈ جرنلسٹ Mr. Bill Kaddie اور مکرم مرزا عبد السمیع صاحب ریجنل پریذیڈنٹ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امام صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جماعت احمدیہ سٹیونج کا یہ پہلا پروگرام تھا جس میں انہوں نے مقامی لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اس موقع پر ۷۰ کے قریب انگریز مہمانوں نے دلچسپی سے اس پروگرام کو سنا اور اس کی افادیت کو سراہا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے۔ خدا اپنے ہیبتناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۹)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

GUARANTEED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

SONIKYA

HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road Daryaganj New Delhi-110002 (INDIA)

جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ

(چوہدری حمید اللہ - وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(دوسری قسط)

(تسلسل کیلئے دیکھیں شمارہ ۹)

جماعت احمدیہ اور نظام شوریٰ

(۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (بعدہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں:

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہم امور میں صائب الرائے احباب سے مشورہ لینے کی سنت پر ہمیشہ کاربند رہے اور وقتاً فوقتاً عندالضرورت کبھی انفرادی طور پر اور کبھی اجتماعی طور پر احباب جماعت سے مشورہ لینے کا انتظام فرمایا۔ اجتماعی مشورہ کی ایک اہم مثال ۱۸۹۱ء میں ہمارے سامنے آتی ہے جب کہ دسمبر میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ جماعت کی تعداد اس وقت اتنی قلیل تھی کہ جلسہ کے موقع پر صرف ۷۵ زائرین شامل ہوئے۔ اس قلیل تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلسہ اور مشاورت کا الگ انتظام کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی ۔۔لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی جلسہ سالانہ سے مشاورت کا کام بھی لیا اور جماعت احمدیہ کی اس پہلی مجلس مشاورت میں جو تجویز پیش کی گئی وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت ظاہر ہونے والے نشانات کا ریکارڈ محفوظ کرنے کی خاطر ایک......انجمن بنائی جائے...... یہ تجویز بالاتفاق اس ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی کہ فی الحال حضرت مسیح موعودؑ کے رسالہ 'آسمانی فیصلہ' کو جس میں یہ تجویز موجود ہے شائع کر دیا جائے"۔

(سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۱۷۵)

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ کا جو نظام جماعت احمدیہ میں اس طریق پر رائج ہے جو آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس کا آغاز دراصل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۲ء میں کیا۔ ۱۹۲۲ء میں پہلی بار باقاعدہ ایک انسٹی ٹیوشن کے طور پر مجلس شوریٰ وجود میں آئی اور بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ بحیثیت انسٹی ٹیوشن اس کا وجود میں آنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ مالی معاملات ایسی نوعیت اختیار کر رہے تھے کہ جس کے نتیجے میں محض اتفاقاً کبھی اس سے مشورہ کر لینا کافی نہیں تھا بلکہ ساری جماعت کو جو چندہ دہندہ ہے اس کو اعتماد میں لینا اور ان امور پر فیصلوں میں ان کا مشورہ طلب کرنا ضروری تھا۔ اور یہی مجلس شوریٰ ہے جو برکت پا کر پھولتی پھلتی رہی اور اب خدا کے فضل سے بہت سے دنیا کے ممالک میں بعینہٖ اسی مجلس شوریٰ کے نمونے قائم ہو چکے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱/مارچ ۱۹۹۵ء)

۱۹۲۲ء سے شروع ہو کر موجودہ صورت میں مجلس مشاورت پہلے قادیان میں، پھر ربوہ میں اور ۱۹۸۵ء سے لندن میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء کو برسلز میں منعقدہ بلجیم کی مجلس شوریٰ سے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ کا نظام جماعت کی زندگی کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آج سے آٹھ دس سال پہلے مجلس شوریٰ کا نظام مرکزی طور پر جماعت میں تو قائم تھا اور وہیں بین الاقوامی مجلس شوریٰ کا بھی جلسے کے بعد انعقاد کر دیا جایا کرتا تھا۔ یا مجلس شوریٰ میں بین الاقوامی تجاویز آ جایا کرتی تھیں۔ لیکن ہر ملک کی مجلس شوریٰ کا پہلے رواج نہیں تھا۔ تو مَیں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ قرآن کریم نے مجلس شوریٰ پر غیر معمولی زور دیا ہے اور اسلامی نظام خلافت کے بعد یہ سب سے زیادہ اہم ادارہ ہے جس سے جماعت کی تربیت ہوتی ہے اسے ہر ملک میں جاری کرنے کا فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جب سے یورپ اور مغرب اور افریقہ اور بعض دیگر مشرقی ممالک میں شوریٰ کا نظام جاری کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ غیر معمولی طور پر جماعت میں صحت اور توانائی کے آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ بہت سے فوائد کے علاوہ ایک تو مجلس شوریٰ میں شامل ہونے سے نظام جماعت کی ذمہ داری کے ساتھ براہ راست وابستہ ہونے کی توفیق ملتی ہے۔ ہر ممبر جو مجلس شوریٰ کا ممبر بن کر تجاویز پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ میں شمولیت کرتا ہے اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک بہت اہم ادارہ ہے جس میں اس نے حصہ ڈالا ہے اور اس کے ذریعہ ساری جماعت کی نمائندگی ہو جاتی ہے"۔

(خطاب فرمودہ ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز بلجیم (قلمی) برموقعہ شوریٰ)

(۴)

"مجالس شوریٰ خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کیونکہ خلافت اور شوریٰ یہ دو مضامین ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دینی نظام کی جان ان دو چیزوں میں ہے۔ اس پہلو سے مَیں نے تمام دنیا میں مجالس شوریٰ کے انعقاد پر زور دیا اور کوشش کر رہا ہوں کہ ان کے اوپر نظر بھی رکھوں۔ اور اگر کہیں غلطیاں ہو رہی ہیں تو اپنے سامنے ان کی اصلاح کر دوں تاکہ آئندہ صدی میں ہماری طرف سے کوئی غلط روایات آگے نہ پہنچ جائیں۔ اور جہاں تک مجلس شوریٰ کی روایات کا تعلق ہے یہ حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ایک بڑے لمبے دور پر پھیلی پڑی ہیں اور بہت ہی قیمتی روایات ہیں۔ ان سے آشنائی کے بعد مجلس شوریٰ کا جو تصور دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے اور ذہن پر نقش ہوتا ہے اس تصور کو مَیں نے ان مجالس شوریٰ میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰/اپریل ۱۹۹۳ء بمقام لندن)

(۵)

جرمنی کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۸/اپریل ۱۹۹۵ء کے آغاز والے دن خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"جرمنی کی جماعت کو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ نظام کے لحاظ سے یہ معاملہ بہت سدھر چکا ہے اور اپنی بلوغت کو پہنچ گیا ہے۔ لوگ سمجھ چکے ہیں کہ کس حد تک مجلس شوریٰ میں شامل ممبران کو آزادی ہے، کس حد تک خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ شریعت ان کے ہاتھ روکتی ہے کہ آگے نہیں بڑھنا، ان کی زبان پر قدغن لگاتی ہے کہ اس سے آگے نہ بڑھو۔ یہ جو امور ہیں ظاہری نظم و ضبط کے، اس لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب معاملہ پوری طرح نظم و ضبط کے دائرے میں آ چکا ہے اور سب لوگ سمجھ گئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے حقوق کا پتہ ہے، ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا پتہ ہے"۔ (خطبہ فرمودہ ۲۸/اپریل ۱۹۹۵ء)

(۶)

اسی خطبہ کے شروع میں فرمایا:

"اگر شوریٰ کے نظام کو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ جاری کر دیں۔ اس میں جتنے بھی تقویٰ سے ہٹے ہوئے رجحانات داخل ہونے کا امکان ہے ان رجحانات کے راستے بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت بہت تیزی سے ترقی کرے گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/اپریل ۱۹۹۵ء)

(۷)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۹۴ء میں فرمایا:

"تاریخی لحاظ سے ایک بہت ہی دلچسپ حوالہ ہے۔ کس طرح مجلس شوریٰ کا ارتقاء ہوا ہے۔ کس طرح مجلس شوریٰ میں خلافت اور جماعت اسی طرح ہم آہنگ ہو جاتی ہے جیسے روزمرہ کے کاموں میں ویسے ہی ہم آہنگ ہے اور دو الگ الگ وجود نہیں رہتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"سو میں سے صرف ایک دفعہ مجھے اپنے طور پر فیصلہ کرنا پڑتا ہے ورنہ ننانوے دفعہ میں فیصلہ اس طرح کرتا ہوں کہ کچھ اس کی رائے میں سے لیا اور کچھ اس کی رائے میں سے اور ایک نتیجہ پیدا کر لیا۔ اگر عوام کو مجلس مشاورت میں شامل نہ کرتے تو وہ بھی صرف اپنے گھر کی ضروریات کے متعلق ہی اپنے دماغوں سے کام لینے کے عادی ہوتے"۔

"لیکن جب ہم نے ان کو اپنی مشاورت میں شامل کر لیا تو اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کے دماغ ترقی کر گئے۔ چنانچہ ان کی آراء کے ٹکڑے ٹکڑے مل کر ایک مکمل سکیم بن جاتی ہے جو جماعت کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوتی ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ ۱۸۲۔۱۸۳)

پس اسی طریق کو تمام مجالس شوریٰ عالمگیر میں جاری رکھنا چاہئے اور اس کی حفاظت کرنی چاہئے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹/اپریل ۱۹۹۴ء)

(۸)

نیز فرمایا: "پس میں امید رکھتا ہوں کہ تمام دنیا میں مجالس شوریٰ انہی نصیحتوں کو پیش نظر رکھ کر جاری رہیں گی اور جاری کی جائیں گی۔ اور اعلیٰ اخلاق کی حفاظت کی جائے گی۔ کوئی بات اس طریقے پر نہیں کی جائے گی جس میں کسی قسم کا تلخی کا یا اپنے بھائی کی دل آزاری کا عنصر ہو۔ اور اگر کوئی سادگی یا نادانی یا ناتجربہ کاری سے ایسی بات کر دیتا ہے تو حوصلے کے ساتھ سن کر اسے سمجھانے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ جواباً آپ بھی پتھر پر پتھر ماریں اور سارا ماحول پراگندہ ہو جائے۔ پس میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ جو بہت ہی عظیم الشان نظام شوریٰ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دوبارہ ہمیں عطا کیا ہے یہ اتنا قیمتی نظام ہے کہ اس کی خاطر ہر بڑی سے بڑی قربانی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹/اپریل ۱۹۹۴ء)

☆......☆......☆......☆

(۹)

۱۹۶۷ء کی مجلس مشاورت میں ایک سب کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے "مجلس شوریٰ" پر ایک نوٹ لکھا جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے درست قرار دیتے ہوئے اختتامی خطاب میں پڑھ کر سنایا۔ وہ نوٹ حسب ذیل ہے:

"تمام جماعتوں اور افراد پر اچھی طرح واضح رہے کہ مشورہ لینے کا حق نبی یا امام وقت کو دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ﴿شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ فرمایا ہے۔ امام جس طریق پر اور جن

افراد سے مشورہ لینا پسند کرے اس کا اسے از رُوئے شریعت اختیار ہے۔ جماعتوں اور افراد کا یہ حق نہیں کہ کسی خاص طریق پر مشورہ دینے کا مطالبہ کریں۔ مجلس شوریٰ کو خلیفۂ وقت بلاتے ہیں اور اس بارہ میں انہیں پورا اختیار ہے کہ جس طریق پر اور جن افراد سے اور جتنی تعداد سے مشورہ لینا چاہیں مشورہ لے سکتے ہیں۔ یہ وضاحت کرنا اس لئے ضروری سمجھا گیا تا کسی نئے احمدی کے ذہن میں مغربی طرز فکر کے ماتحت پارلیمنٹوں کے طریق پر نمائندگی کے حق کا سوال پیدا نہ ہو"۔

(رپورٹ شوریٰ ۱۹۶۷ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۳۴۴)

☆......☆......☆......☆

(۱۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کو جماعت کے لئے "بنیادی پتھر" قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"میری نظر آئندہ پر ہے کہ ہم آئندہ کے لئے بنیادیں رکھیں۔ جس کی نظر وسیع نہیں اسے تکلیف نظر آرہی ہے مگر اس کی آئندہ نسل ان لوگوں پر جو بنیادیں رکھیں گے درود پڑھیں گی...... وہ زمانہ آئے گا جب خدا تعالیٰ ثابت کر دے گا کہ اس جماعت کے لئے یہ کام بنیادی پتھر ہے"۔

(مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء)

(۱۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ساری دنیا کی پارلیمنٹوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کو جو بلند مرتبہ حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"آج بے شک ہماری مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ اس پر فخر کرتا۔ اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء)

(۱۲)

خلافت اولیٰ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس مشاورت کا انداز۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اجازت سے:

"۱۹۱۰ء میں جلسہ سالانہ مارچ میں ہوا۔ اس موقعہ پر احمدیہ کانفرنس کے نام سے مجلس مشاورت ہوئی۔ اس کانفرنس کے پریذیڈنٹ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بالاتفاق مقرر ہوئے۔ اور بعض مضامین پر ایک دلچسپ مباحثہ ہوا جس سے معلوم ہوا کہ قومی کاموں سے دلچسپی کا مذاق بڑھ رہا ہے"۔

(الحکم ۲۸/مارچ /۷/اپریل ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۴)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

بقیہ صفحہ: (1)

اور تبت میں آئے ہوئے تھے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا کر آخر کار خاک کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا اور سری نگر خان یار محلہ میں باعزاز تمام دفن کئے گئے۔ آپ کی قبر بہت مشہور ہے۔ یُزَارُ وَیُتَبَرَّکُ بِہٖ۔

ایسا ہی خدا تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ نبی آخر الزمان کو جو سید المتقین تھے انواع واقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔ گو اوائل میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح داغ ہجرت آپ کے بھی نصیب ہوا مگر وہی ہجرت فتح اور نصرت کے مبادی اپنے اندر رکھتی تھی۔ سوائے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔

(راز حقیقت۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۳۔۱۵۵)

بقیہ صفحہ: (2)

نصیحتیں کن پر عمل کریں گی۔ کون سے کان ہوں گے جو ان نصیحتوں کو سنیں گے۔ کون سے دل ہوں گے جو ان نصیحتوں کو سن کر ہیجان پذیر ہوں گے اور ان میں حرکت پیدا ہوگی۔ اگر تمام تر سیاست اور اخلاق اور اقتصادیات کی بنیاد ہی متزلزل ہو۔ اگر نظریات بگڑے ہوئے ہوں۔ اگر نیتیں گندی ہو چکی ہوں تو دنیا میں کوئی صحیح نصیحت کسی پر نیک عمل نہیں دکھا سکتی۔ اس لئے جس طرح میں نے غیر قوموں کو نصیحت کی ہے کہ خدا کیلئے اپنی نیتوں کی حفاظت کرو۔ تمہاری نیتوں میں شیطان اور بھیڑیئے شامل ہیں اور دنیا کی ہلاکت کا فیصلہ تمہاری نیتیں کرتی ہیں۔ تمہاری سیاسی چالاکیاں تمہاری نیتوں پر غالب نہیں آسکتیں بلکہ ان کی مد ہو جایا کرتی ہیں اسی طرح میں مسلمان ملکوں اور تیسری دنیا کے ملکوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کیلئے اپنی نیتوں کو ٹٹولو۔ اگر تم اس لئے بچپن سے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہو کہ رشوت لینے کے بڑے مواقع ہاتھ آئیں گے اور بڑی بڑی کوٹھیاں بناؤ گے اور ویسے محل تعمیر کرو گے جیسے ہمسائے یا کسی اور کے محل تم نے دیکھے تھے تو اس نیت کے ساتھ تم دنیا میں کچھ بھی تعمیر نہیں کر سکتے۔ اگر اس لئے ڈاکٹر بننا چاہتے ہو کہ زیادہ سے زیادہ روپیہ اکٹھا کر کے اپنے لئے سونے کے انبار بناؤ گے اور بڑے بڑے عظیم الشان ہسپتال تعمیر کرو گے اور زیادہ سے زیادہ روپیہ کھینچتے چلے جاؤ گے اور اپنی اولاد کے لئے دولتوں کے خزانے پیچھے چھوڑ جاؤ گے تو پھر تم خود بیمار ہو۔

Physician Heal Thyself ایسے ڈاکٹر بننے سے بہتر ہے کہ تم خود مر جاؤ کیونکہ جو قوم کی فلاح اور بہبود کیلئے علم طب نہیں سیکھتا اس کیلئے علم طب میں کوئی برکت نہیں ہوتی۔ پس اگر سیاستدان بننے کے وقت تم نے یہ خوابیں دیکھیں یا اس سے پہلے یہ خوابیں دیکھی تھیں کہ جس طرح فلاں سیاستدان نے اقتدار حاصل کیا اس سے پہلے دو کوڑی کا چپڑاسی یا تھانیدار تھا یا کسی اور محلے کا افسر تھا، استعفےٰ دیا اور سیاست میں آیا اور پھر اس طرح کروڑ پتی بن گیا اور اتنی عظمت اور جبروت حاصل کی۔ آؤ ہم بھی اس کے نمونے پر چلیں۔ آؤ ہم بھی سیاست کے ذریعے وہ سب کچھ حاصل کریں۔ تو پھر تم نے سیاست کی ہلاکت کا اسی دن فیصلہ کر لیا اور تم اگر کسی قوم کے رہنما ہوئے تو تم پر یہ مثال صادق آئے گی کہ

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیھد یھم طریق الھالکین

کہ دیکھو جب کبھی بھی کوّے قوم کی سرداری کیا کرتے ہیں تو ان کو ہلاکت کے رستوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پس نیتوں کی اصلاح کرو اور یہ فیصلے کرو کہ جو کچھ گزر چکا گزر چکا، آئندہ سے تم قوم کی سرداری کے حقوق ادا کرو گے، سرداری کے حقوق اس طرح ادا کرو جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تمام عالم کی سرداری کے حق ادا کئے تھے۔ وہی ایک رستہ ہے سرداری کے حق ادا کرنے کا، اس کے سوا اور کوئی رستہ نہیں۔ حضرت عمرؓ جب بستر علالت پر آخری گھڑیوں تک پہنچے اور قریب تھا کہ دم توڑ دیں تو بڑی بے چینی اور بے قراری سے یہ دعا کر رہے تھے کہ اے خدا! اگر میری کچھ نیکیاں ہیں تو بیشک ان کو چھوڑ دے، میں ان کے بدلے کوئی اجر طلب نہیں کرتا مگر میری غلطیوں پر پرسش نہ فرمانا۔ مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ میں اپنی غلطیوں کا حساب دے سکوں۔ یہ وہ روح ہے جو اسلامی سیاست کی روح ہے۔ اس روح کی آج مسلمانوں کو بھی ضرورت ہے اور غیر مسلموں کو بھی ضرورت ہے آج کے تمام مسائل کا حل یہ ہے کہ سیاست کی اس روح کو زندہ کر دو۔ مرتی ہوئی انسانیت زندہ ہو جائے۔ یہ روح زندہ رہی تو جنگوں پر موت آجائے گی لیکن اگر یہ روح مرنے دی گئی تو پھر جنگیں زندہ ہو گئیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت جنگوں کو موت کے گھاٹ اتار نہیں سکتی"۔

حضرت امیر المؤمنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان بیش قیمت نصائح پر ہم اپنے ان مضامین کا اختتام کرتے ہیں۔

خدا کرے کہ تمام دنیا سے جنگوں کا خاتمہ ہو۔ انسان انسان سے محبت کرنا سیکھ جائے۔ آمین۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(منیر احمد خادم)

☆ ☆ ☆ ☆

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

ایئر کنڈیشننگ کے متعلق مفید معلومات

(انجینئر محمد شفیق)

یہ کوئی بہت پرانے زمانہ کی بات نہیں ہے بلکہ اسی صدی کے شروع کی بات ہے کہ ایک امریکن انجینئر ڈاکٹر ولس ایچ کیریئر نے 1902ء میں پہلی بار سائنسی اصولوں کے مطابق ایئر کنڈیشننگ سسٹم ڈیزائن کر کے ایک پیپر مل لگایا تھا۔ اس پلانٹ میں کوئی خود بخود درجہ حرارت کنٹرول کرنے والا آلہ یعنی تھرموسٹیٹ سوئچ بھی نہیں لگایا گیا تھا۔ کیونکہ یہ خودکار آلہ بہت بعد میں یعنی 1918ء میں معرض وجود میں آیا تھا۔

اس کے درجہ حرارت کنٹرول کرنے کیلئے پلانٹ کو خود ہی ہاتھ سے کچھ کچھ وقفہ کے بعد چلانا اور بند کرنا پڑتا تھا۔ یہ وہی ڈاکٹر کیریئر ہیں کہ جن کے نام پر اب تک امریکہ میں ایئر کنڈیشنرز بنانے والی کیریئر نامی کمپنی قائم ہے۔ ان کی وفات 1950ء میں ہوئی تھی انہیں بابائے ایئر کنڈیشننگ بھی کہا جاتا ہے۔

ایئر کنڈیشننگ

ایک ایسا طریقہ کار ہے کہ جس سے ایک ہی وقت میں ہوا کا درجہ حرارت، ہوا میں نمی ہوا کی صفائی اور ہوا کی آمدورفت اور گردش کو ایئر کنڈیشنڈ کی جانے والی جگہ سے مطلوبہ ضروریات کے مطابق کنٹرول کرنے کو ایئر کنڈیشننگ کہتے ہیں۔ جو مشین یہ کام سرانجام دیتی ہے اسے ایئر کنڈیشنر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ایئر کنڈیشننگ کی تعریف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عمل میں درج ذیل امور کا بڑا اہم دخل ہے۔

ا۔ ہوا کے درجہ حرارت کا کنٹرول
۲۔ ہوا میں نمی کا کنٹرول
۳۔ ہوا کی صفائی
۴۔ ہوا کی آمدورفت و گردش

ہوا کے درجہ کا کنٹرول

مکمل ایئر کنڈیشننگ سسٹم میں گرمیوں میں ہوا کو ایئر کنڈیشنر کولنگ سسٹم سے ٹھنڈا کر کے اور سردیوں میں ہیٹنگ سسٹم سے گرم کر کے اور درجہ حرارت کو تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ سے کنٹرول کر کے ایئر کنڈیشنڈ جگہ کی ضرورت کے مطابق سپلائی کیا جاتا ہے۔

ہوا میں نمی کا کنٹرول

اگر ہوا میں نمی کی مقدار ایک حد سے زیادہ ہو جائے تو پسینہ خشک نہیں ہوتا اور انسان حبس محسوس کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تبخیر کا عمل کم ہو جاتا ہے اور جب ہوا میں نمی کی مقدار کم ہوتی ہے تو عمل تبخیر سے پسینہ خشک ہو جاتا ہے تو وہ جسم سے حرارت جذب کر کے خشک ہوتا ہے۔ اس طرح انسان ٹھنڈک محسوس کرتا ہے مگر تبخیر کا عمل ہوا میں نمی کی مقدار پر منحصر ہوتا ہے تبخیر کا عمل ہوا میں موجود نمی کی مقدار کے بالعکس متناسب ہوتا ہے۔ یعنی ہوا میں نمی کی مقدار اگر کم ہوگی تو عمل تبخیر زیادہ ہوگا اور اگر ہوا میں نمی کی مقدار زیادہ ہوگی تو اس نسبت سے عمل تبخیر بھی کم ہوگا۔ اور اگر ہوا مکمل طور پر نمی سے سیر ہو چکی ہوگی تو عمل تبخیر بالکل نہیں ہوگا۔ اگر ہوا میں نمی کی مقدار ایک خاص حد سے کم ہو جائے تو اس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور ہونٹ خشک ہو جائیں گے۔ اور بعض اوقات ہونٹوں کے پھٹنے کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ ہوا میں موجود نمی کو ہیومیڈیٹی کہا جاتا ہے ہوا میں نمی کی مقدار کو فیصد میں ظاہر کیا جاتا ہے جسے ریلیٹو ہیومیڈیٹی کہا جاتا ہے اور اسے مختصر الفاظ میں RH لکھا جاتا ہے۔

بعض جگہ ٹیلیویژن T.V پر خبرنامہ کے موسم کی خبروں میں مختلف شہروں کے درجہ حرارت کے علاوہ ریلیٹو ہیومیڈیٹی بھی فیصد میں T.V سکرین پر صرف دیکھی جاتی ہے مگر عام طور پر پڑھی نہیں جاتی۔ ہوسکتا ہے بعض حضرات اسے بے فائدہ خیال کرتے ہوں۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اس سے حبس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اگر RH سو فیصد ہو جائے تو تبخیر کا عمل بالکل ختم ہو جاتا ہے اور حبس اپنے عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ جب کمرہ کی نمی والی ہوا کو ایئر کنڈیشنر کے ٹھنڈے حصے یعنی ایویپوریٹر میں سے گزارا جاتا ہے تو ایویپوریٹر کا درجہ حرارت ڈیو پوائنٹ پر ہونے کی وجہ سے ہوا میں موجود نمی قطروں کی شکل میں تبدیل ہو کر وہیں رہ جاتی ہے۔ اس طرح ہوا میں موجود نمی کی مقدار اور درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور ہوا مکمل طور پر آرام دہ بن کر کمرہ میں سپلائی ہوتی رہتی ہے۔

ہوا کی صفائی

گرمیوں اور سردیوں میں ہوا میں موجود گرد و غبار کو صاف کرنے کیلئے فوم فلٹر اور بدبو وغیرہ کو دور کرنے کیلئے کاربن فلٹر اور جراثیم وغیرہ کو ختم کرنے کیلئے الیکٹروسٹیٹک (الیکٹرانک) فلٹر استعمال کئے جاتے ہیں۔ فلٹر ہمیشہ ایویپوریٹر میں داخل ہونے والی ہوا کے راستہ میں لگائے جاتے ہیں۔

ہوا کی آمدورفت اور گردش

ایئر کنڈیشنڈ جگہ کے تمام حصوں میں درجہ حرارت یکساں رکھنے کیلئے ہوا کی آمدورفت کو مسلسل گردش میں رکھا جاتا ہے۔

ونڈو ٹائپ ایئر کنڈیشنر کے کام کرنے کا طریقہ

ونڈو ٹائپ ایئر کنڈیشنر کو ایک خاص ترتیب سے چلانے کیلئے سلیکٹر سوئچ استعمال کیا جاتا ہے۔ جب سلیکٹر سوئچ کو آف حالت سے لو فین پر کیا جاتا ہے تو فین موٹر آہستہ رفتار پر چلنی شروع ہو جاتی ہے اور ہائی فین پر فین موٹر کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اس دوران کمپریسر بند رہتا ہے۔ مگر جیسے ہی سلیکٹر سوئچ لو کول پر کیا جاتا ہے تو کمپریسر چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور فین موٹر آہستہ رفتار پر (لو کول پر فین موٹر آہستہ چلتی ہے) چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایویپوریٹر ٹھنڈا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور کنڈنسر سے گرم ہوا باہر نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور فین موٹر سینٹری فیوگل فین کے ذریعہ کمرہ کی گرم ہوا کھینچ کر فوم فلٹر (اگر کمرہ کی ہوا میں گرد و غبار ہوگا تو فوم فلٹر اسے روک لے گا اور صاف ستھری ہوا ہی ٹھنڈی ہونے کے لئے ایویپوریٹر میں جائے گی) اور ٹھنڈے ایویپوریٹر سے گزار کر بار بار کمرہ میں داخل کرتا رہتا ہے۔ ایویپوریٹر کا درجہ حرارت ڈیو پوائنٹ پر ہونے کی وجہ سے ہوا میں موجود نمی کنڈنس ہو کر ایویپوریٹر کے نیچے لوہے کی ٹرے میں گر جاتی ہے اور کمرہ کو صاف ستھری اور آرام دہ ہوا سپلائی ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک کمپریسر چلتا رہتا ہے یہ عمل جاری رہتا ہے۔

جب سلیکٹر سوئچ کو ہائی کول پر کیا جاتا ہے تو صرف فین موٹر کی رفتار تیز ہو جاتی ہے مگر کمپریسر کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ کمپریسر موٹر سنگل سپیڈ موٹر ہوتی ہے اس موٹر کی رفتار تبدیل نہیں کی جاسکتی ہے۔ شاید بعض حضرات یہ خیال کرتے ہوں کہ ہائی کول پر کمپریسر تیز چلتا ہوگا اور ٹھنڈک میں اضافہ ہو جاتا ہوگا۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ سلیکٹر سوئچ کو لو کول یا ہائی کول پر کرنے سے صرف فین موٹر کی رفتار میں تبدیلی آتی ہے۔ کمپریسر متواتر اپنی ایک ہی رفتار پر چلتا رہتا ہے۔ فین موٹر پر جو پنکھا ایکسل فین کنڈنسر کی طرف کمرہ سے باہر لگا ہوتا ہے۔ وہ گرم کنڈنسر کو ٹھنڈا کرنے کیلئے ایئر کنڈیشنر کے اطراف سے کھلی فضا سے ہوا کھینچ کر گرم کنڈنسر سے گزار کر باہر پھینکتا رہتا ہے اور اس طرح گرم کنڈنسر کی حرارت مسلسل باہر کھلی فضا میں خارج ہوتی رہتی ہے۔ جب کمرہ کا درجہ حرارت مطلوبہ درجہ حرارت تک پہنچ جاتا ہے تو تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ خود بخود کمپریسر کو بند کر دیتا ہے۔ مگر کمپریسر بند ہونے کے باوجود فین موٹر چلتی رہتی ہے۔ جب کچھ وقفہ کے بعد کمرہ کا درجہ حرارت دوبارہ ایک خاص حد تک بڑھ جاتا ہے تو تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ خود بخود چلا دیتا ہے اس طرح تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ سے کمپریسر کے چلنے اور بند ہونے کو ایئر انڈیشنر کا آٹومیٹک ہونا کہتے ہیں۔

ایویپوریٹر اور کنڈنسر کی شکل اور بناوٹ ایک جیسی ہوتی ہے۔ صرف استعمال اور کام میں فرق ہوتا ہے۔ کنڈنسر کا رقبہ ایویپوریٹر کے رقبہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ دونوں ہی تانبے کی نالیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کی نالیوں پر ایلومینیم کی پتلی پتلی پتریاں سطح کا رقبہ بڑھانے کیلئے لگادی جاتی ہیں تا کہ ایویپوریٹر کمرہ کی ہوا سے زیادہ سے زیادہ حرارت جذب کرے اور کنڈنسر زیادہ سے زیادہ حرارت خارج کر سکے۔

کمپریسر

کمپریسر بالکل ریفریجریٹر کے کمپریسر کی طرح ہوتا ہے اور یہ کام بھی ویسے ہی کرتا ہے۔ صرف ایئر کنڈیشنر کا کمپریسر سائز میں بڑا ہوتا ہے یہ ایک قسم کا دباؤ پیدا کرنے والا پمپ ہوتا ہے اسے ریفریجریشن سائیکل کا دل بھی کہتے ہیں (انسان کے جسم میں بھی دل بطور پمپ کے کام کرتا ہے) جب تک کمپریسر چلتا رہتا ہے ایویپوریٹر ٹھنڈا رہتا ہے۔ اور اپنے اندر سے گزرنے والی کمرہ کی گرم ہوا سے حرارت جذب کرتا رہتا ہے اور کنڈنسر اس حرارت کو باہر کھلی فضا میں خارج کرتا رہتا ہے۔ ایویپوریٹر جتنی حرارت جذب کرتا ہے کنڈنسر اتنی ہی حرارت خارج کرتا ہے۔ اگر ایویپوریٹر حرارت جذب نہ کرے تو کنڈنسر بھی حرارت خارج نہیں کرے گا۔ کمپریسر کے بند ہونے کے عمل کیساتھ ہی انتقال حرارت کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور ایویپوریٹر اور کنڈنسر دونوں کا درجہ حرارت یکساں ہو جاتا ہے۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ جب انسان کے جسم میں دل کام کرنا بند کر دیتا ہے تو انسانی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور انسان کے جسم کا درجہ حرارت اس کے اردگرد کے درجہ حرارت کے برابر ہو جاتا ہے۔

ریفریجرنٹ

ایویپوریٹر میں سے حرارت جذب کرنے اور کنڈنسر سے خارج کرنے کیلئے جو کیمیائی مادہ استعمال کیا جاتا ہے اسے ریفریجرنٹ کہتے ہیں۔ مگر ریفریجرنٹ کو عام طور پر گیس ہی کہا جاتا ہے۔ جو کہ ایک غلط نام ہے۔ یہ ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز میں بطور ہیٹ کیریئر کے طور پر کام کرتا ہے۔ ایئر کنڈیشنرز میں R-22 گیس چارج کی جاتی ہے۔ R کا مطلب ریفریجرنٹ ہے۔

ایئر کنڈیشنر کی کپیسٹی

تمام ایئر کنڈیشنرز کی کپیسٹی یا کام کرنے کی استعداد یا صلاحیت ٹن میں ظاہر کی جاتی ہے۔ بعض حضرات شاید خیال کرتے ہوں گے کہ ایئر کنڈیشنر

کی کپیسٹی کا وزن کی بڑی اکائی ''ٹن'' کے ساتھ کیا تعلق بظاہر تو یہ خیال درست ہے۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ایک ٹن (ایک امریکن ٹن دو ہزار پونڈ کے برابر ہوتا ہے) 32 F (0 c) درجہ حرارت کی برف 24 گھنٹے میں پگھل کر جتنی حرارت جذب کرتی ہے اسے ایک ٹن آف ریفریجریشن کہتے ہیں۔ اب آپ یہ بھی کہ سکتے ہیں کہ ہمارا ایئر کنڈیشنر تو ایک ٹن کپیسٹی کا ہے مگر اس کی نیم پلیٹ پر کپیسٹی 12000 بی ٹی یو فی گھنٹہ لکھی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ فزکس کے مضمون کے ساتھ واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ بی ٹی یو یعنی برٹش تھرمل یونٹ حرارت کی اکائی کو کہتے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ ایک پونڈ پانی کا 1F تک درجہ بڑھانے کے لئے جتنی حرارت کی مقدار درکار ہوتی ہے اسے ایک BTU کہتے ہیں۔ اب آگے چلتے ہیں۔ جب 32F (0 C) درجہ حرارت کی ایک پونڈ برف پگھل کر 32F (0C) درجہ حرارت کے ایک پونڈ پانی میں تبدیل ہوتی ہے تو یہ 144BTU حرارت جذب کرتی ہے اب 32F (0 C) درجہ حرارت کی ایک ٹن یعنی دو ہزار (2000) پونڈ برف (2000) پونڈ برف 24 گھنٹے میں پگھل کر کتنی حرارت جذب کرے گی۔ جواب ہے۔

2000 پونڈ 288000BTU 144BTUX فی گھنٹہ تو اگر کوئی ایئر کنڈیشنر کسی کمرہ سے 24 گھنٹے میں 288000 BTU حرارت جذب کر کے کمرہ سے باہر پھینکتا ہے تو یہ ایک ٹن کپیسٹی کا ایئر کنڈیشنر کہلائے گا۔ مگر یہی ایئر کنڈیشنر ایک گھنٹے میں کتنی حرارت جذب کر کے خارج کرے گا۔ تو جواب ہوگا 288000BTU÷24 (یعنی بارہ ہزار بی ٹی یو فی گھنٹہ) اس لئے ثابت ہوا کہ 12 ہزار BTU فی گھنٹہ حرارت جذب کر کے خارج کرنے والا ایئر کنڈیشنر ایک ٹن کپیسٹی کا ہوتا ہے۔

ایئر کنڈیشنر کا آٹومیٹک ہونا

ایئر کنڈیشنر کے آٹومیٹک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب کمرہ کا درجہ حرارت تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ کی سیٹنگ کے مطابق ہو جاتا ہے تو یہ کمپریسر کو خود بخود بند کر دیتا ہے جب کچھ وقفہ کے بعد کمرہ کا درجہ حرارت ایک خاص حد سے بڑھ جاتا ہے تو یہ کمپریسر کو دوبارہ خود بخود چلا دیتا ہے۔ اس طرح تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ کے ذریعہ کمپریسر کے خود بخود چلنے اور بند ہونے کو ایئر کنڈیشنر کا آٹومیٹک ہونا کہتے ہیں۔ اگر ایئر کنڈیشنر آٹومیٹک ہو رہا ہو تو اس کا عام طور پر یہ مطلب ہوتا ہے کہ ایئر کنڈیشنر کمرہ کے ہیٹ لوڈ کے مطابق درست کپیسٹی کا لگا ہوا ہے۔ اگر ایئر کنڈیشنر کم کپیسٹی کا ہوگا تو بہت دیر کے بعد یا بالکل آٹومیٹک نہیں ہوگا اور لگاتار چلتا ہی رہے گا۔ اگر زیادہ کپیسٹی کا ہوگا تو بلاوجہ بجلی کا بل زیادہ آئے گا۔ یہ تو ایسی ہی مثال ہے کہ ایک واٹر پمپ کے لئے 1/2 ہارس پاور کی موٹر درکار تھی اس پر ایک ہارس پاور کی موٹر لگا دی۔ واٹر پمپ کام تو کریگا۔ ایک تو زیادہ ہارس پاور کی موٹر خریدنے پر زیادہ رقم خرچ کی اور دوسرے بجلی کے بل میں ڈبل کا اضافہ کر لیا۔ اسے دانشمندی تو نہیں کہا جا سکتا۔ فرض کریں ایک ٹن کپیسٹی یعنی 12 ہزار بی ٹی یو فی گھنٹہ کا ایئر کنڈیشنر کسی کمرہ میں لگا ہوا ہے اور کمرے کا ہیٹ لوڈ کا حساب لگاتے وقت کمرہ میں رہائش کیلئے چار افراد کی گنجائش رکھی گئی تھی اور ایئر کنڈیشنر بالکل ٹھیک کام کر رہا تھا۔ اب اگر اسی کمرہ میں چار افراد کی بجائے تمیں افراد کو بٹھا دیا جائے تو ایئر کنڈیشنر کی کولنگ صفر ہو جائے گی۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آرام سے بیٹھا ہوا ایک انسان چار سو بی ٹی یو حرارت فی گھنٹہ، خارج کر رہا ہوتا ہے تو تمیں افراد سے 12000 BTU فی گھنٹہ حرارت خارج ہو رہی ہوگی اور ایئر کنڈیشنر کی کولنگ کپیسٹی بھی 12000BTU فی گھنٹہ ہے۔ تو اس طرح ایئر کنڈیشنر کے کام کرنے یا ٹھنڈک پیدا کرنے کی صلاحیت بالکل ختم ہو جائے گی۔ ایئر کنڈیشنر آپ کو ٹھنڈی ہوا کی بجائے گرم ہوا دے گا اور آپ کو گرم ہوا کے بدلے بجلی کا بھاری بل بھی ادا کرنا پڑے گا۔ اس لئے ایئر کنڈیشنر سے اچھی کارکردگی حاصل کرنے کیلئے اس کو اس کی کپیسٹی کے مطابق ہی استعمال کرنا چاہئے۔ اگر کمرہ کے ہیٹ لوڈ کے مطابق درست کپیسٹی کا ایئر کنڈیشنر لگا ہو اور ایئر کنڈیشنر چوبیس گھنٹے چلایا جا رہا ہو تو یہ آٹومیٹک کام کرنے کی صورت میں صرف 16 گھنٹے چلے گا اور 8 گھنٹے بند رہے گا۔ ایئر کنڈیشنر کے آٹومیٹک چلنے سے بجلی کا بل کم آتا ہے۔

کس قسم کے کمرہ میں ایئر کنڈیشنر لگانا چاہئے

اگر ممکن ہو تو کوشش کرنی چاہئے کہ کمرہ کی لمبائی چوڑائی اونچائی چھت کی قسم (پکی) یا RCC اور دیواروں کی موٹائی اور اس کا میٹریل وغیرہ کے علاوہ دیگر ہیٹ لوڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے کمرہ کا ٹوٹل ہیٹ لوڈ حسابی طریقوں سے معلوم کرنا ایئر کنڈیشنر کی کپیسٹی معلوم کرنے کا درست طریقہ ہے جو کہ ایک محنت طلب کام ہے اکثر حضرات ''تک بازی'' یا اندازے سے ایئر کنڈیشنر کی کپیسٹی بتا دیتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ ایئر کنڈیشنر درست کپیسٹی کا ہی لگانا چاہئے اگر ایک ٹن کی جگہ ڈیڑھ ٹن کا لگا دیا جائے تو ٹھنڈک تو خوب ہوگی مگر بلاوجہ بجلی کا بل بھی خوب آئے گا۔ ڈیڑھ ٹن کی جگہ ایک ٹن کا ایئر کنڈیشنر لگا دیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ کمرہ ٹھنڈا نہیں ہوگا اور نہ ہی آٹومیٹک ہوگا اور بجلی کا بل بھی زیادہ آئے گا اگر ممکن ہو سکے تو ایئر کنڈیشنر لگانے کیلئے کسی ایسے کمرہ کا انتخاب کریں کہ جس کے ارد گرد برآمدہ ہو یا گھنے قسم کے درخت ہوں تا کہ کمرہ کی دیواروں پر دھوپ نہ پڑے۔ اگر کمرہ کے اوپر کوئی کمرہ بنا ہوا ہو تو بہت ہی بہتر ہوگا۔ کیونکہ چھت کے ذریعہ کمرہ میں سورج کی حرارت سب سے زیادہ کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ چھت پر دھوپ دیواروں کی نسبت زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ کمرہ میں کھڑکیاں کم سے کم ہوں کیونکہ کھڑکیوں کے سنگل شیشوں سے نو انچ موٹی اینٹ کی دیوار کی نسبت چار گنا زیادہ حرارت باہر سے کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ ویسے آج کل ایسے سپیشل شیشے کھڑکیوں کیلئے بن چکے ہیں کہ جن سے بہت کم حرارت کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ اگر سنگل شیشے والی کھڑکیوں کے باہر کی طرف گلاس وول یا تھرموپول لگوا لی جائے تو بہت معمولی سی حرارت کمرے میں داخل ہوگی۔ چار انچ موٹی RCC چھت سے اینٹوں کی نو انچ موٹی دیوار کی نسبت دگنی حرارت کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ اس لئے اگر چھت کے اوپر اور پلستر شدہ دیواروں پر باہر کی طرف سے سفیدی کروالی جائے تو کافی حد تک باہر سے کمرہ میں داخل ہونے والی حرارت کو روکا جا سکتا ہے۔ اس طرح کمرہ کے ٹوٹل ہیٹ لوڈ میں کمی سے ایئر کنڈیشنر اچھا کام کرے گا اور ہیٹ لوڈ کم کرنے سے بجلی کا بل بھی کم آئے گا۔ کنڈنسر پر کسی بھی صورت میں دھوپ نہیں پڑنی چاہئے اس سے کنڈنسر ٹھنڈا نہیں ہوگا اور ہیڈ پریشر بڑھے گا۔ جس سے کمپریسر موٹر زیادہ کرنٹ حاصل کرے گی بجلی کے بل میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کمرہ بھی کم ٹھنڈا ہوگا۔

احتیاطیں

درج ذیل احتیاطوں کو مدنظر رکھنے سے ایئر کنڈیشنر سے اچھی کارکردگی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ایئر کنڈیشنر کو قوانین بجلی کے مطابق ارتھ لازمی کروانا چاہئے تا کہ برقی صدمہ سے محفوظ رہا جا سکے۔

ایئر کنڈیشنر کو اس کی نیم پلیٹ پر درج برقی دباؤ اور فریکونسی کے مطابق سپلائی سے جوڑنا چاہئے۔ اور تاروں کا سائز بھی مشین کی کرنٹ کے مطابق ہونا چاہئے اگر تاریں اصل سائز سے کچھ موٹی ہوں تو بہتر ہوگا۔ پتلی تاروں میں وولٹیج ڈراپ (وہ برقی دباؤ جو تاروں کی مزاحمت کی وجہ سے ان میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اسے وولٹیج ڈراپ کہتے ہیں جتنی تار زیادہ موٹی ہوگی اتنی ہی اس کی مزاحمت کم ہوگی اور اس میں کم وولٹیج ڈراپ ہوں گے۔ اس کے برعکس پتلی تار کی مزاحمت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس میں وولٹیج ڈراپ بھی زیادہ ہوں گے) برقی دباؤ میں کمی بیشی دس فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اگر یہ صورت حال ہو تو وولٹیج سٹیبلائزر لوڈ کے مطابق لگوائیں اور کسی اچھی کمپنی کا نیم پلیٹ پر درج کرنٹ کے مطابق سرکٹ بریکر بھی ایئر کنڈیشنر کی کمپریسر موٹر کی حفاظت کیلئے ضرور لگوائیں۔ ایئر کنڈیشنر کے سرکٹ میں کوئی ڈھیلا جوڑ نہیں ہونا چاہئے۔

(بشکریہ الفضل ربوہ 18 اگست 1998)

☆ ☆ ☆

اعلان نکاح ور خصتانہ

● مورخہ ۲۰۰۰-۲-۲۵ کو خاکسار کی بھتیجی عزیزہ تسنیم بیگم بنت مکرم شیر محمد خان صاحب ساکن ننگلہ گھنو (یوپی) کا نکاح عزیز اسحاق احمد ابن مکرم جان محمد صاحب ساکن ساندھن (یوپی) کے ساتھ مبلغ -/۳۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد اشرف صاحب نے پڑھا۔ اور ساتھ ہی تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر جہت سے جانبین کیلئے مبارک کرے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) انیس احمد خان مبلغ انچارج سرکل مالوہ پنجاب)

● مورخہ 18.11.2000 کو جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے خاکسار کے بیٹے مولوی میر عبد الحفیظ کا نکاح تسنیم اختر بنت مکرم اختر الحق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پنکال کے ساتھ مبلغ 29501 روپے حق مہر پر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (میر عبدالحی سونگھڑا۔ اڑیسہ)

● خاکسار کے بیٹے راشد احمد صاحب مان کا نکاح مورخہ ۲۰۰۰-۱۲-۳ کو مکرم رشید احمد صاحب موضع دھن سنگھ (یوپی) کی بیٹی عزیزہ طاہرہ بیگم کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ -/۲۱۰۰۰ روپے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 (عبد السلام مان قادیان)

درخواست دُعا

● نصرت گرلز کالج قادیان کی مختلف کلاسز کے امتحانات جاری ہیں۔ احباب جماعت سے کالج کی طالبات کی نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے (پرنسپل نصرت گرلز کالج قادیان)

● مکرم میر احمد صاحب افضل آف شکاگو امریکہ دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے کاروبار میں بہت نقصان ہوا ہے۔ اس کی تلافی اور کاروبار میں برکت کیلئے جملہ احباب جماعت سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر بدر)

● خاکسار کے بیٹے نثار احمد نے الیکٹرک کا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ کاروبار میں برکت نیز دینی و دنیاوی ترقیات اور خاکسار کی پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (۵۰ روپے) غلام احمد احمدی کاماریڈی آندھرا پردیش)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتیں ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو آگاہ کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۱۰۰:- میں نصرت جہاں تبسم زوجہ محمد طاہر احمد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی ایک عدد ہار وزن دو تولے ہے جسکی موجودہ قیمت ۹۲۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ حق مہر مبلغ ۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرے خاوند کی ماہوار آمد ۲۹۲۸ روپے ہے میرے خاوند کی طرف سے مجھے ماہوار ۲۵۰ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد محمد طاہر بدر قادیان　　الامۃ نصرت جہاں تبسم قادیان　　گواہ شد سید صباح الدین قادیان

وصیت نمبر 15119: میں طاہر احمد ولد محمد منصور احمد قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.7.2001 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے والد صاحب کا ایک ذاتی مکان بمقام جڑچرلہ آندھرا پردیش ہے۔ والدین بقید حیات ہیں جب بھی مجھے اس جائیداد سے حصہ ملے گا دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کروں گا۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میں انجمن وقف جدید میں کام کرتا ہوں خاکسار کو ماہوار 2928 روپے مع الاؤنس تنخواہ ملتی ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد عبد الحق　　العبد محمد طاہر احمد　　گواہ شد سید صباح الدین

وصیت نمبر: 15114 میں سید جاوید انور ولد مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.10.99 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان آزاد نگر جمشید پور میں ۵ کٹھہ پر ہے اس میں 1/2 حصہ کا مالک میں ہوں اور اس کے اُوپر بنے ہوئے مکان میں بھی 1/2 حصہ کا مالک خاکسار ہے۔ باقی حصہ کی مالک خاکسار کی اہلیہ ہے۔

۲۔ ننگل قادیان میں ۸ مرلہ زمین پر بنی پلاٹ ہے۔

۳۔ ٹاٹا کمپنی کے Share ۲۰۰ ہے اور Timken کے ۱۰۰ Share ہیں جو کہ خاکسار اور اہلیہ کے مشترکہ ہیں

۴۔ U.G.S میں ۵۰۰ یونٹ مشترکہ ہیں اور 500 U.GS میں ۲۰۰ یونٹ ہیں اس وقت خاکسار ٹاٹا کمپنی میں ملازمت کرتا ہے جس سے مبلغ -/6000 روپیہ آمد ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

اس کے علاوہ آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کروں گا۔

اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد　　العبد　　گواہ

جاوید اقبال چیمہ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان　　سید جاوید انور　　سید صباح الدین قادیان

وصیت نمبر 15115 : میں فیاضہ نعیم زوجہ نعیم احمد ڈار قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.2001 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات کے بعد میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء	وزن	قیمت
ایک ہار طلائی	16.400	5900
ایک چین طلائی	14.800	5195
ایک جوڑی کانٹے طلائی		3500
ایک جوڑی بالیاں طلائی	4.00	1800
ایک جوڑی بالیاں	1.900	750
ایک انگوٹھی طلائی	3.100	1280
ایک کوکا طلائی		210
میزان		**18635**

میں نے اپنے خاوند سے حق مہر کی رقم وصول کرلی ہے جس سے ایک چین طلائی بنائی ہے جس کا ذکر اوپر کر دیا ہے۔ والدین حیات ہیں آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی اگر آبائی جائیداد میں سے کچھ ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کروں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔ البتہ خورونوش پر مبلغ 300 روپے ماہانہ پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد نعیم احمد ڈار　　الامۃ فیاضہ نعیم　　گواہ شد راشد حسین

وصیت نمبر 15116: میں بی عبد الحمید ولد سی ایچ عبد القادر صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.11.2000 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جائیداد اس وقت درج ذیل ہے۔ ایک زمین ذاتی 10 سینٹ والدہ کا دس سینٹ پر مکان ہے جس میں 11 افراد حصہ دار ہیں۔ جب بھی حصہ ملے گا اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار بزنس کرتا ہے معین آمد نہیں اور اس وقت بیکار ہے۔ پھر بھی اندازاً 2000 روپے ماہوار آمد پر 1/10 حصہ آمد ادا کرے گا۔ انشاء اللہ اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

خاکسار جو بھی چندہ آمد و جائیداد ادا کرے گا اس کی واپسی کا مطالبہ وارثین کی طرف سے قابل قبول نہیں ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد یو ابوبکر　　العبد بی عبد الحمید　　گواہ شد شریف احمد

وصیت نمبر 15117: میں شمس الدین ولد مکرم صلاح الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.2001 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے خاندان میں اکیلا احمدی ہونے کی وجہ سے آبائی جائیداد سے بے دخل کر دیا گیا ہوں۔ آبائی وطن مظفر نگر یوپی ہے میری اس وقت ماہانہ آمد بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مبلغ 2436 روپے ماہوار ہے میں اس کا 1/10 حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد　　العبد　　گواہ شد

طاہر احمد بدر　　شمس الدین　　محمد انور احمد

وصیت نمبر 15118: میں شیخ محمد ذکریا ولد مکرم یوسف علی صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کوبمی ڈاکخانہ کوبمی ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج 10.2.2001 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ ومنقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ طالب علم کی حیثیت سے خاکسار کے وظیفہ میں سے ہر ماہ تخمیناً 300 روپے بچتا ہے جس کا 1/10 حصہ خاکسار ادا کرتا رہے گا۔ نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد شریف احمد　　العبد شیخ محمد ذکریا　　گواہ نعیم احمد ڈار

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 Thursday, 3rd May 2001 Issue No 18

وصیت نمبر ۱۵۱۲۴: میں محمود احمد ملکانہ ولد مکرم عبد اللطیف صاحب ملکانہ مرحوم قوم ملکانہ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۲-۲۰۰۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں قطعہ زمین ساڑھے سات مرلے واقع ہرچوال روڈ قادیان میں ہے جس کی موجودہ قیمت -/۴۵۰۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ بھارت کرتا ہوں۔

میں صدر انجمن احمد قادیان کا ملازم ہوں مجھے ہر ماہ مبلغ -/۲۴۱۷ روپے مع الاؤنس تنخواہ ملتی ہے۔ علاوہ ازیں فوٹو گرافی پر ماہانہ اندازاً -/۵۰۰ روپے آمد ہوتی ہے۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسکا ۱۰/۱ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	محمود احمد ملکانہ	نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر ۱۵۱۲۵: میں مبارکہ محمود زوجہ مکرم محمود احمد صاحب ملکانہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۲-۲۰۰۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی ہار دو عدد (۲) کان کی بالیاں ۳ جوڑی وزن ۵ تولے -/۱۵۲۰۰
۳- طلائی انگوٹھی ۳ عدد وزن ۲ گرام ۵۰۰ ملی گرام -/۹۶۷
۴- نقرئی سیٹ ۲ عدد، پازیب دو جوڑی، جھالے ۲ عدد، چابی کا گچھا اعدد وزن ۱۹ تولہ ۷۰۰ ملی گرام /۱۱۰۰

حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰۰ روپے

اس کے علاوہ خاوند کی ایک قطعہ زمین ساڑھے سات مرلہ واقع ہرچوال روڈ قادیان ہے اس سے جو بھی حصہ ملے گا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ماہانہ خورد و نوش کے حساب سے -/۳۰۰ روپے ماہوار پر تازیست ۱۰/۱ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد و جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمود احمد ملکانہ	مبارکہ محمود	محمد انور احمد

وصیت نمبر ۱۵۱۲۶: میں محمد اسماعیل طاہر ولد مکرم غلام رسول صاحب قوم بانڈے پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۰۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ملازمت کرتا ہوں۔ جس سے مجھے کل مبلغ -/۳۰۶۹ ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ والدین بحیات ہیں۔ جب بھی تقسیم ہوگی اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کروں گا۔ انشاء اللہ۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نعیم احمد ڈار	محمد اسماعیل طاہر	انیس احمد اسلم
قادیان	قادیان	قادیان

پالاکرتی میں تربیتی اجلاس

۲۴ جنوری 2001 کو پالاکرتی میں ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر و نگران اعلیٰ آندھرا نے فرمائی مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت قادیان مکرم مولانا رفیق احمد صاحب مالاباری نائب ناظر بیت المال آمد قادیان بطور مہمان خصوصی اجلاس میں شریک ہوئے۔

دو پہر ۲ بجے مکرم صدر اجلاس کی اجازت سے کاروائی کا آغاز مکرم حافظ مولوی کے ٹی محمد علی صاحب کی تلاوت سے ہوا بعد ازاں مکرم ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب ضلع ویسٹ گوداوری نے تیلگو زبان میں اپنی لکھی ہوئی نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے بعض تربیتی نکات بیان فرمائے۔

بعدہ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے تبلیغی امور بیان فرمائے اور تبلیغی میدان میں ہونے والے بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور تبلیغ کی اہمیت پر زور دیا۔

اس کے بعد خاکسار نے دونوں تقاریر کا ترجمہ تیلگو زبان میں سنایا اجتماعی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا اس اجلاس میں ضلع ورنگل کریم نگر کی ۵۵ جماعتوں سے ۱۴۰ افراد ضلع نلگنڈہ سے ۱۵ جماعتوں کے ۲۰ افراد ضلع نظام آباد سے دس نمائندے اور مقامی نمائندے شامل ہوئے جن میں معلمین و صدور داعیان الی اللہ تھے۔

(حافظ سید رسول نیاز۔ نائب نگران داعی الی اللہ آندھرا پردیش)

درخواست دعا

- مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حلیم الدین خان صاحب (کیرنگ) سخت بیمار ہیں کٹک سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہیں موصوفہ کی مکمل صحت و سلامتی اور شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)
- مکرم میر احمد اسلم نے بی ایس سی۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم اور سیدہ سعدیہ بیگم نے بی اے کا امتحان دیا ہے امتحانات میں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔

(احمدی بیگم اہلیہ میر احمد اشرف مرحوم)

تبدیلی ٹیلیفون نمبرز

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان کے ٹیلیفون نمبرز اب پھر تبدیل ہو گئے ہیں۔ لہٰذا نمبر 7 کی جگہ نمبر 2 لگانا ہوگا اس طرح نظارت ہذا کا فون نمبر 70035 کی بجائے 20035 اور فیکس 20105 ہو جائے گا۔ اسی طرح نمبر 71 کی جگہ 21 اور 72 کی بجائے 22 قابل عمل ہوگا۔ بقیہ نمبر حسب سابق رہے گا۔ احباب کرام مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
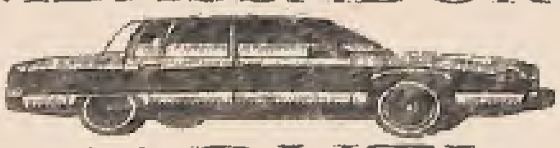
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509